تاثرات

ربیع الاوّل کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں صبحِ نور طلوع ہوئی اور آفتابِ نبوت کی ضیا پاش کرنوں نے مطلعِ عالم کو منور کیا۔ اس مبارک مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور ظلمت کی دبیز چادر جو ہر سُو بچھی ہوئی تھی، تار تار ہوئی۔ آپ کی تاریخِ ولادت طبری اور ابن خلدون نے ۱۲ ربیع الاوّل اور ابن کثیر نے ۱۰ ربیع الاوّل تحریر کی ہے۔ لیکن اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ پیر کے روز پیدا ہوئے۔ مورخین کی تحقیق کے مطابق پیر کا دن ۹ ربیع الاوّل سے مطابقت کرتا ہے۔ لہٰذا حضور کی صحیح تاریخِ ولادت ۹ ربیع الاوّل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں پیر کے دن کو بڑی خصوصیت حاصل ہے۔ آپ کی ولادت بھی اسی دن ہوئی، نبوت سے بھی اسی دن سرفراز فرمائے گئے، ہجرت بھی اسی دن کی اور دنیا سے بھی اسی دن تشریف لے گئے۔ مورخین کا کہنا ہے کہ اس سے آپ کے بارے میں مختلف تاریخوں کی صحت تک پہنچنے میں بہت مدد ملتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اس عالمِ آب و گِل میں عظیم الشان انقلاب اور بہت بڑے ذہنی تغیر اور فکری تحوّل کا باعث بنی۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہ دنیا بے شمار برائیوں کا گہوارہ بنی ہوئی تھی، خود ملک عرب جس میں آپ پیدا ہوئے شرک کا بہت بڑا مرکز تھا اور وہاں کے لوگ کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ وہ بتوں کو پوجتے اور اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے ان کے آگے سربسجود ہوتے تھے۔ ان کی بہت بڑی اکثریت توحید کے تصور اور اللہ کی عبادت سے نا آشنا تھی۔ لڑنا جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر میدانِ جنگ میں اُتر آنا، شراب پینا، جوا کھیلنا، چوری کرنا، ڈاکے ڈالنا اور قتل و خوں ریزی کرنا ان کا شب و روز کا مشغلہ تھا۔ وہ نیکی سے دور رہتے اور بُرائی کے ارتکاب سے خوش ہوتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ان کے لیے اللہ کی بے پایاں رحمت ثابت ہوئی اور آپ

کی پاکیزہ تعلیمات سے ان کے ظاہر اور باطن کی کیفیتیں بالکل بدل گئیں۔ آپ کی صحبت و رفاقت سے اُن کے دلوں کی غلاظت ختم ہوگئی اور روح کی تمام کثافتیں ایک ایک کرکے دور ہوگئیں۔ ان کا ایسا باطنی تزکیہ ہوا اور قلب کی وہ تطہیر ہوئی کہ بُرائی کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ج وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ (آل عمران : ۱۶۴)

یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے انہی میں سے ان میں ایک رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتا، ان کا تزکیۂ نفس کرتا اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یقیناً وہ اس کی آمد سے قبل کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔

نیز فرمایا:

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ج (آل عمران : ۱۰۳)

تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمھارے دلوں میں محبت و الفت کے جذبات بھر دیے اور تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لیے بشیر و نذیر اور ہادی و رہنما بن کر آئے۔ آپ کی تعلیمات نے سرکش سے سرکش لوگوں کو بھی بے حد متاثر کیا، جو لوگ آپ کی اطاعت و فرماں برداری سے بہرہ ور ہوئے، ان کی زندگیوں کی کایا پلٹ گئی اور انھوں نے علمی، روحانی اور جنگی لحاظ سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے جو تاریخ کا زریں باب بن گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے بے شمار پہلو ہیں اور ہر پہلو اپنے اندر درس و موعظت کا ایک مہتم بالشان سلسلہ لیے ہوئے ہے۔ آیئے، ماہِ ربیع الاوّل کی مناسبت سے ہم یہ عہد کریں کہ آنحضرتؐ کی پاکیزہ تعلیمات کو مشعلِ راہ ٹھہرائیں گے، آپ کے ارشادات پر عمل کریں گے اور جن امور سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہیں گے — نیز آپ کی حیاتِ مقدسہ کے مختلف گوشوں سے خود بھی آشنا ہوں گے اور دوسروں کو بھی ان سے آشنا کرانے کے لیے جد و جہد کریں گے۔